بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا

خالدہ ظفر

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ پاکستان کو صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تا کہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت حضرت محمد ﷺ

پیارے بچو!

آج ہم آپ کو جن صحابیہ کی زندگی کی کہانی سنانے والے ہیں وہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی تیسری صاحبزادی حضرت اُمّ کلثومؓ ہیں۔

حضور ﷺ کی شادی حضرت خدیجہؓ بنت خویلدؓ سے پچیس سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ قبیلہ اسد کی شریف اور مالدار عورت تھیں اور مکہ میں ان کی نیکی اور پاکیزگی کی وجہ سے لوگ آپ کو 'طاہرہ' کہتے تھے۔ آپؓ نے حضرت محمد ﷺ کی امانت اور دیانت سے متاثر ہو کر اپنی سہیلی نفیسہ بنت مینہ کے ذریعہ رسول مقبول ﷺ کو نکاح کا پیغام بھجوایا جسے آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے مشورے سے قبول فرمایا۔(1)

حضور ﷺ کی ساری اولاد حضرت خدیجہؓ سے ہوئی۔ سوائے حضرت ابرہیمؓ کے جن کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہؓ تھیں۔ آپ ﷺ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام حضرت قاسمؓ، حضرت طاہرؓ، حضرت طیبؓ تھے روایت میں حضرت طیبؓ کا دوسرا نام

عبداللہؓ بھی بیان کیا گیا ہے۔

بیٹیوں میں حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُمِّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ تھیں۔حضور ﷺ کی یہ ساری اولاد دعویٰ نبوت سے پہلے ہوئی۔حضور ﷺ کی کنیت ابوالقاسم، آپ ﷺ کے بڑے بیٹے قاسمؓ کے نام پر تھی۔تینوں بیٹے بچپن میں ہی فوت ہو گئے البتہ بیٹیاں بڑی ہوئیں اور اسلام لائیں۔

جب حضور ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا تو حضرت اُمّ کلثومؓ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔اس طرح آپ کی پیدائش مکّہ مکرمہ میں دعویٰ نبوت سے چھ سال پہلے ہوئی۔آپؓ حضور ﷺ کی تیسری صاحبزادی تھیں۔ان سے بڑی حضرت رقیہؓ تھیں جو آپ سے صرف ایک سال بڑی تھیں اور سب سے بڑی حضرت زینبؓ تھیں جن کی عمر مبارک اُس وقت دس سال تھی۔آپ ﷺ کی تینوں صاحبزادیوں نے حضور ﷺ کی مخالفت کا زمانہ دیکھا۔

حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمِّ کلثومؓ کا نکاح عرب کے عام رواج کے مطابق چھوٹی عمر میں ہوا۔ابولہب حضور ﷺ کے حقیقی چچا تھے۔ان کے بڑے بیٹے عتبہ سے حضرت رقیہؓ کا نکاح اور عتیبہ سے حضرت اُمِّ کلثومؓ کا نکاح ہوا۔

اس زمانہ میں ابولہب حضور ﷺ کا مخالف نہ تھا۔ لیکن جب حضور ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا تو وہ اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل آپ ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ جب بھی آپ ﷺ گلی سے گزرتے تو اُمّ جمیل آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھا دیتی جس سے آپ ﷺ کے پاؤں زخمی ہو جاتے مگر سرور کائنات ﷺ ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیتے۔ اس پر مخالفین کا غصّہ اور بھی بڑھ جاتا۔ اسی اسلام دشمنی کی وجہ سے ابولہب نے اپنے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کو کہا کہ میرا اُٹھنا بیٹھنا تمہارے ساتھ حرام ہے اگر تم نے اس (حضرت محمد ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دی۔ اس طرح حضور اقدس ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو ایک ہی وقت میں طلاق دی گئی۔ یہ پہلا بڑا صدمہ تھا جو اسلام دشمنی کی وجہ سے آپ ﷺ کو پہنچا۔

حضور ﷺ کے اعلانِ نبوت پر حضرت اُمِّ کلثومؓ اپنی والدہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ اسلام لائیں اور اپنی بہنوں کے ساتھ اس وقت بیعت کی جب دوسری عورتوں نے بھی آنحضرت ﷺ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (3) اسی وقت سے آپ ﷺ کے خاندان پر مشکلات کا دور شروع ہوا۔

دشمن آپ ﷺ کے خاندان کا گھیراؤ کر چکے تھے۔ ان دنوں آپ ﷺ کو ان لوگوں کے شر سے پناہ لینے کے لئے شعب ابی طالب کی

گھاٹی میں رہنا پڑا۔ یہ آپ ﷺ کا خاندانی درّہ تھا جو کہ دو پہاڑوں کی اوٹ میں تھا۔ بائیکاٹ کا یہ زمانہ حضور ﷺ کے خاندان نے یہاں گزارا۔ اس زمانہ میں حضرت اُمّ کلثومؓ اپنی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہؓ کے ہمراہ اس جگہ پر رہیں۔ انہوں نے یہ اڑھائی تین سال کا عرصہ بہت صبر کے ساتھ گزارا۔ اِس زمانہ میں غذا کی کمی رہی۔

جب مقاطعہ ختم ہوا تو حضرت خدیجہ الکبریٰؓ جو کہ بڑی عمر ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکی تھیں نے رمضان المبارک 10 نبوی میں وفات پائی اور حجون کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔ اور اسی سال آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کی بھی وفات ہوئی۔

حضرت زینبؓ کی شادی ہو چکی تھی اور وہ اس وقت حبشہ ہجرت کر چکی تھیں۔ والدہ کی وفات سے گھر میں حضرت اُمِّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ اکیلی رہ گئیں۔ حضور ﷺ کے لیے یہ غم کا سال تھا۔ شعبِ ابی طالب کی مشکلات اور طلاق کی تکلیف کے بعد حضرت اُمِّ کلثومؓ کو اپنی والدہ کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔(4)

حضرت خولہؓ بنت حکیم، حضور ﷺ کے پاس گئیں اور مشورہ دیا کہ ان گھریلو مشکلات کا حل یہ ہے کہ آپ ﷺ دوسری شادی کر لیں۔ حضور ﷺ نے ان کے اس مشورہ کو تسلیم کرتے ہوئے ایک عمر رسیدہ

خاتون حضرت سودہؓ بنت زمعہؓ سے نکاح کرلیا۔ان کے گھر میں آنے سے حضور ﷺ کو بہت سہارا ملا ۔دونوں بچیاں ان کی زیرِ نگرانی پرورش پانے لگیں۔

مسلمانوں پر یہ قیامت کے دن تھے کیونکہ مکہّ پر عملاً حکومت ابوجہل اور اُس کے وزراء کی تھی جن میں ابوسفیان ،عتبہ وشیبہ اورولید شامل تھے۔ یہ سب سخت اسلام دشمن تھے اور مسلمانوں پر ظلم ڈھانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

جب کفّار مکہّ نے حضور ﷺ کی گرفتاری اور قتل کا منصوبہ بنایا تو خدا نے حضور ﷺ کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ اس سے پہلے بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر چکے تھے۔آخر ایک روز حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ مدینہ کو ہجرت فرمائی ۔حضرت اُمِّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ اپنی نئی والدہ حضرت سودہؓ کے ہمراہ ابھی مکہّ میں ہی تھیں۔ اُس وقت حالات ایسے تھے کہ حضور ﷺ اُنہیں اپنے ہمراہ نہ لے جا سکتے تھے۔اس دوران حضرت اُمِّ کلثوم نے اپنی بہن کے ساتھ بہت استقلال اور بہادری کے ساتھ وقت گزارا اور اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنے صحابی حضرت ابورافعؓ اور زید بن حارثہؓ کو مکّہ روانہ کیا تا کہ وہ دونوں بچیوں حضرت اُمِّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ اور آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ

حضرت سودہؓ کو ہمراہ لے آئیں۔

یہ صحرا آپؓ نے حضرت ابو رافعؓ کے ساتھ پار کیا اور زندگی میں پہلی مرتبہ اتنے لمبے سفر کی مشکلیں برداشت کیں۔ اس وقت حضورﷺ مدینہ میں مسجد نبوی کی تعمیر میں مصروف تھے اور حکمت عملی یہ تھی کہ مسجد نبوی کے احاطہ میں ہی حضورﷺ کا مکان تعمیر کیا جائے تا کہ آپﷺ کے اہل خانہ بھی آپﷺ کے ساتھ رہ سکیں۔ چونکہ ابھی تک مکان تعمیر نہ ہوا تھا، اس لئے وقتی طور پر حضرت حارثؓ بن نعمان کے مکان پر آپﷺ کے اہل خانہ کو ٹھہرایا گیا۔ حضرت اُمِّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ، حضرت سودہؓ کی معیت میں کچھ عرصہ حضرت حارثؓ کے مکان میں ہی رہیں اور پھر اپنا مکان تعمیر ہونے پر مسجد نبوی کے احاطہ میں منتقل ہو گئیں۔

2 ہجری کو کفار مکہ نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ یہ معرکہ 'بدر' کے مقام پر ہوا۔ کئی صحابہ کرام اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ جنگ بدر کے دوران حضرت رقیہؓ سخت بیمار تھیں۔ حضورﷺ نے حضرت عثمانؓ کو حکم دیا کہ آپؓ بیگم کی تیمارداری کے لئے مدینہ سے نہ نکلیں۔ حضرت رقیہؓ کی حضرت عثمانؓ نے دل و جان سے تیمارداری کی لیکن وہ صحت یاب نہ ہو سکیں اور عین جنگ کے روز وفات پا گئیں۔

دوسری طرف حضرت عمرؓ کے داماد خنیسؓ بن حزافہ جو حضرت حفصہؓ

کے خاوند تھے جنگ بدر میں شہید ہو گئے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت صرف اٹھارہ سال تھی۔ چونکہ وہ عین جوانی میں بیوہ ہو گئیں اس لئے حضرت عمرؓ بیٹی کی حالتِ زار پر تڑپ اُٹھے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضرت حفصہؓ سے شادی کر لیں۔ مگر حضرت عثمانؓ نے خاموشی اختیار کر لی۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمام معاملہ رسول پاک ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''میں تم کو حفصہ کے لئے عثمانؓ سے بہتر شخص کا پتہ دیتا ہوں اور عثمانؓ کے لیے حفصہؓ سے بہتر رشتہ بتا تا ہوں۔ تم حفصہؓ کی شادی مجھ سے کر دو اور میں عثمانؓ کی شادی اپنی بیٹی اُمّ کلثومؓ سے کر دیتا ہوں جو رقیہؓ کے فوت ہونے پر غمگین ہیں۔''

اس طرح اُمِّ کلثومؓ اور حضرت عثمانؓ کی شادی ہو گئی۔ حضور ﷺ نے حضرت اُمّ کلثومؓ کا مہر بھی وہی مقرر کیا جو حضرت رقیہؓ کا تھا۔ آپ ﷺ نے نکاح کے وقت فرمایا:۔

''خداوند تعالیٰ نے جبرائیلؑ امین کے ذریعہ مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی اُمّ کلثومؓ کو اُسی حق مہر پر جو رقیہؓ کا تھا تمہارے عقد میں دے دوں۔'' (5)

حضرت عثمانؓ دو دفعہ حضور ﷺ کے داماد بنے اس لئے آپ کو 'ذوالنورین' بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عثمانؓ مہاجرین میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ پیسہ بہت تھا، دنیا کی ہر نعمت جو اس زمانہ میں تصوّر کی جا سکتی تھی وہ حضرت اُمِّ کلثومؓ کو میسر تھی۔ دونوں میاں بیوی بہت خوشگوار زندگی گزار رہے تھے۔ حضرت اُمِّ کلثومؓ کی تربیت آنحضرت ﷺ کے گھر میں ہوئی تھی اس لئے آپ اپنے شوہر کی دل و جان سے خدمت کرتی تھیں اور حضرت عثمانؓ انہیں سرورِ دوجہان ﷺ کے لختِ جگر جانتے ہوئے ان کے ادب میں بچھے جاتے تھے۔ یہ ایسا ادب تھا کہ جس کی مثال اس دنیا میں پیش کرنا مشکل ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ اُنہوں نے حضرت اُمِّ کلثومؓ کو ریشم سے بنے لباس میں دیکھا۔ وہ نہایت قیمتی اور عمدہ لباس پہنتی تھیں۔ چنانچہ اس دور کی سب سے قیمتی دھاریوں والی ایک شال یا چادر کی تفصیل بیان کی جو اُنہوں نے حضرت اُمِّ کلثومؓ کے لباس کے ایک حصہ کے طور پر غور سے دیکھی تھی۔

دونوں نے یہ خوشگوار زندگی 6 سال اکٹھے گزاری پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک چاند سا بیٹا عطا کیا، جس کا نام عبداللہ رکھا گیا لیکن وہ

صرف 6 سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔

جب حضرت اُمِّ کلثومؓ 22 سال کی ہوئیں تو آپ بیمار ہو گئیں اور تھوڑی دیر بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔ حضرت عثمانؓ بہت غمگین رہنے لگے۔ حضور ﷺ سے اُن کا یہ غم دیکھا نہ گیا اور آپ ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا:۔

''مجھے عثمانؓ کی فرزندی پر فخر ہے اگر میرے پاس دس لڑکیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے ہر لڑکی کے انتقال پر حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا۔''

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کو حضرت عثمانؓ سے کتنی محبت تھی اور آپ ﷺ کو ان کا کتنا خیال تھا۔

حضرت اُمِّ کلثومؓ کی وفات پر حضور ﷺ کے کہنے پر بیری کے پتے پانی میں اُبالے گئے اور ان سے تین یا پانچ یا سات مرتبہ میّت کو غسل دیا گیا۔ بیری کے پتوں کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ کہنا تھا کہ

''بیری کے پتے تعفّن (بدبو) کو دور کرتے ہیں۔''

چنانچہ غسل کے بعد میّت کو کافور کی خوشبو سے عطر لگایا گیا۔ پھر حضور ﷺ نے کفن کے کپڑے ایک خاص ترتیب سے دیئے۔ یعنی سب سے پہلے ایک چادر کفن کے لئے دی گئی پھر ایک قمیض دی گئی۔ اس کے بعد

حضورﷺ نے اوڑھنی آگے بڑھائی اور اس کے بعد دوبارہ ایک چادر اوڑھائی گئی اور آخر میں ایک بڑی چادر دی گئی۔ حضرت اُمِّ عطیہؓ میت کے غسل میں شریک تھیں آپﷺ اس موقع پر بے حد غمگین تھے۔ آپﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

حضورﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت اُمِّ کلثومؓ کا جنازہ بھی خود پڑھایا۔ حضرت ابوطلحہؓ، حضرت علیؓ، حضرت فضل بن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے مقدس میّت کو اپنے ہاتھوں سے احترام اور عقیدت کے ملے جلے جذبات اور اشک بار آنکھوں سے لحد میں اتارا۔ حضرت اُم کلثومؓ کو حضرت رقیہؓ کے پہلو میں ’جنت البقیع‘ میں دفن کیا گیا۔

حوالہ جات

(1) ازواج مطہرات وصحابیات صفحہ(266،62)

(2) ازواج مطہرات وصحابیات صفحہ(267)

(3) ازواج مطہرات وصحابیات صفحہ(131)

(4) ازواج مطہرات وصحابیات صفحہ(268)

(5) ازواج مطہرات وصحابیات صفحہ(629)

بنت محمد ﷺ حضرت اُمِّ کلثومؓ

(Bint e Muhammad(pbuh) Hadrat fatima[rd])

Urdu

by Khalida Zafar

Published in UK in 2008

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

ISBN: 1 85372 969 8